

کتب اہل سنت میں بارہ اماموں کا ذکر

<"xml encoding="UTF-8?">

اہل سنت کی معتبر کتابوں میں بارہ امام خصوصاً امام مہدی ارواحنا لہ الفداء (عج) کے اوصاف کے بارے میں متعدد روایات موجود ہیں، یہاں تک کہ ان احادیث کی وجہ سے بعض علمائے اہل سنت نے اپنی اپنی کتابوں میں آخری امام کیلئے ایک مستقل فصل قرار دی ہے اور بعض نے امام عصر (ع) کے بارے میں مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں، لیکن فی الحال ہم صحیحین سے اس بارے میں نقل شدہ روایات پیش کر نے پر اکتفا کرتے ہیں :

۱۔...عن عبد الملك؛ سمعت جابر بن سمرة؛ قال: سمعت النبي(ص) يقول: يكون اثني عشر اميرا، فقال كلمة، لم اسمعها، فقال ابي: انه قال: كلهم من قريش [1]
عبد الملك نے جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے:

میں نے رسول خدا(ص) سے سنا : آپ نے فرمایا: (میرے بعد میرے) بارہ امیر و خلیفہ ہوں گے، جابر کہتے ہیں : دوسرا کلمہ میں نے ٹھیک سے نہیں سنا جس میں آنحضرت(ص) نے ان بارہ خلفاء کے بارے میں بتلایا تھا کہ وہ کس قبیلہ سے ہوں گے، لیکن بعد میں میرے پدر بزرگوار نے مجھ سے کہا: وہ جملہ جو تم نے نہیں سنا وہ یہ تھا کہ وہ تمام خلفاء قریش سے ہوں گے۔

مسلم نے بھی اس حدیث کو آٹھ سندوں کے ساتھ اپنی کتاب میں نقل کیا ہے اور ان میں سے ایک حدیث میں اس طرح آیا ہے:

”...جابر بن سمرة؛ قال: انطلقت الى رسول الله(ص) ومعى ابي، فسمعتة، يقول: لا يزال هذا الدين عزيزاً منيعاً الى اثني عشر خليفة، قال كلمة، صممتها الناس، فقلت لابي ما قال؟ قال: كلهم من قريش [2]
جابر بن سمرہ کہتے ہیں :

ایک مرتبہ میں اپنے والد بزرگوار کے ساتھ خدمت رسول خدا(ص) میں مشرف ہوا تو میں نے رسول(ص) سے سنا: آپ فرما رہے تھے: یہ دین الہی بارہ خلفاء تک عزیز اور غالب رہے گا، اس کے بعد دوسرا جملہ میں نہ سن سکا کیونکہ صدائے مجلس سننے سے حائل ہو گئی تھی، لیکن میرے پدر بزرگوار نے کہا: وہ جملہ یہ تھا: یہ تمام بارہ خلفاء قریش سے ہوں گے۔

اس حدیث کو مختلف مضامین کے ساتھ اہل سنت کی اہم کتابوں میں کثرت کے ساتھ نقل کیا گیا ہے اور یہ حدیث مسلمانوں کے دیگر فرقوں کے بطلان اور مذہب شیعہ کے حق ہونے پر ایک محکم و مضبوط دلیل ہے، اس لئے کہ اس حدیث کا مضمون مذہب شیعہ کے علاوہ کسی اور فرقہ اسلامی کے رہنماؤں سے منطبق نہیں ہوتا، کیونکہ اہل سنت خلفائے راشدین (جو چار ہیں) کے قائل ہیں، یا پھر امام حسن مجتبی (ع) کی خلافت کو ملا دیں تو پانچ ہوتے ہیں، لیکن حدیث میں رسول(ص) نے بارہ فرمائے ہیں، لہذا ان کے مذہب سے یہ حدیث منطبق نہیں ہوتی اور اگر خلفائے بنی امیہ و بنی عباس کو ملایا جائے تو سب سے پہلے یہ کہ ان کی تعداد بارہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ ان میں سے اکثر خلفاء اہل فسق و فجور تھے، انہوں نے اپنی ساری عمر گناہوں، قتل، غارتگری و خونریزی، شراب نوشی اور زناکاری میں گزاری لہذا رسول(ص) ان کو کیسے اپنا

جانشین قرار دے سکتے ہیں؟! پھر جس طرح یہ حدیث اہل سنت حضرات کے خلفاء کی تعداد سے منطبق نہیں ہوتی اسی طرح فرقہ زیدیہ، اسماعیلیہ، فطحیہ، سے بھی منطبق نہیں ہوتی، کیونکہ ان کے مذہب کے خلفاء کی تعداد ۱۲ سے کم ہے، لہذا صرف شیعہ اثنا عشریہ کے خلفاء کی تعداد سے منطبق ہوتی ہے، ان میں سر فہرست مولائے متقیان حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور آخر حضرت مہدی حجة ابن الحسن العسکری (عج) ارواحنا لہ الفداء ہیں۔

۲۔ ... جابر بن عبد اللہ وابوسعید قالا: قال رسول اللہ :یکون فی آخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ۔ [3]

جابر بن عبد اللہ اور ابوسعید نے رسول اکرم (ص) سے نقل کیا ہے :
آپ (ص) نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں میرا ایک جانشین و امام ہوگا جو مال و ثروت کو (ناپ و تول کے ساتھ) تقسیم کرے گا نہ کہ گنے گا۔

۳۔ ... عن ابی سعید؛ قال: قال رسول اللہ : من خلفاء کم خلیفۃ یحشو المال حشیاً ولا یعدہ عداً۔ [4]

ابو سعید نے رسول خدا (ص) سے دوسری حدیث نقل کی ہے ؛ آنحضرت (ص) نے فرمایا: تمہارے خلفاء اور ائمہ میں سے ایک خلیفہ و امام وہ ہوگا جو مال کو مٹھی سے تقسیم کرے گا نہ کہ عدد و شمار سے۔
امام زمانہ (عج) کے بارے میں فاضل نووی شارح صحیح مسلم؛ مذکور ہ حدیث کی لغت حل کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

سونا اور چاندی کی اس قسم کی تقسیم کا سبب یہ ہے کہ اس وقت ان حضرت (ع) کی وجہ سے کثرت سے فتوحات ہوں گی جن سے غنائم اور مال و ثروت فراوانی سے حاصل ہوگا اور آپ اس وقت اپنی سخاوت اور بے نیازی کا اس طرح مظاہرہ فرمائیں گے، اس کے بعد کہتے ہیں : سنن ترمذی و ابی واؤد میں ایک حدیث کے ضمن میں اس خلیفہ کا نام (مہدی) مرقوم ہے، اس کے بعد اس حدیث کو سنن ترمذی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول (ص) نے فرمایا: قیامت واقع نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت (خاندان) سے میرا ہمنام، جانشین ظاہر ہو کر عرب پر مسلط نہ ہو جائے۔

اس کے بعد نووی کہتے ہیں :

ترمذی نے اس حدیث کو صحیح جانا ہے اور سنن داؤد میں اس حدیث کے آخر میں یہ بھی تحریر ہے : ” وہ خلیفہ اس زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔“

۴۔ امام بخاری نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا:

”کَیْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِیْکُمْ وَإِمَامُکُمْ مِنْکُمْ“ [5]

تمہارا اس وقت خوشی سے کیا حال ہوگا جب ابن مریم حضرت عیسیٰ تمہارے درمیان نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا؟

ابن حجر نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ امام شافعی اپنی کتاب ”المناقب“ میں تحریر کرتے ہیں :

اس امت میں امام مہدی (ع) کا وجود اور آپ کا حضرت عیسیٰ (ع) کو نماز پڑھانا حد تواتر کے طور پر ثابت ہے۔ [6]

ابن حجر اس کے بعد کہتے ہیں :

بدر الدین عینی اس حدیث کی مفصل شرح کرنے کے بعد اس طرح نتیجہ گیری کرتے ہیں :

”حضرت عیسیٰ (ع) کا اس امت مسلمہ کے امام مہدی (ع) کے پیچھے قیامت سے نزدیک آخری زمانہ میں نماز

پڑھنا، اس بات کی دلیل ہے کہ جو لوگ قائل ہیں کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں، وہ درست ہے اور ان کا یہ عقیدہ حق بجانب ہے۔“ [7]

اور امام نووی ”کتاب تہذیب الاسماء“ میں کلمہ عیسیٰ کے ذیل میں تحریر کرتے ہیں:

”حضرت عیسیٰ (ع) کا آخری زمانہ میں امام مہدی (ع) کے پیچھے نماز پڑھنے کیلئے آنا اسلام کی تائید اور تصدیق کی خاطر ہے، نہ کہ اپنی نبوت اور مسیحیت کو بیان کرنے کے لئے اور خداوند متعال حضرت عیسیٰ (ع) کو امام مہدی (ع) کے پیچھے نماز پڑھوا کر رسول (ص) اکرم کے احترام میں اس امت اسلام کو قابل افتخار بنانا چاہتا ہے۔“ [8]

قارئین محترم! یہ تھی چند حدیثیں جو صحیحین میں وارد ہوئی ہیں، جن سے بعض عقیدہ تشیع کی تائید ہوتی ہے، لیکن مذکورہ مطالب کو صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بعض متعصب شاہین اور عصر حاضر کے چند نام نہاد سنی مصنفین ہضم کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں (اور نہ جانے کیوں ان مطالب کی بنا پر عارضہ شکم درد میں مبتلا دکھائی دیتے ہیں!) اور بجائے اس کے کہ یہ لوگ ان حدیثوں کے مفہوم کے سامنے سرتسلیم خم کرتے، انہوں نے ایسی ایسی الٹی، سیدھی، ضد و نقیض اور غیر قابل قبول توجیہات و تاویلات نقل کی ہیں جو صریحا عقل و نقل کے خلاف ہیں۔

چنانچہ عصر حاضر کے بعض محققین جب ان توجیہات کے فساد کی طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے سرے سے مذکورہ حدیثوں کی شرح کرنے سے گریز کرتے ہوئے ایک دوسرا راستہ اپنایا! مثلاً شیخ محمود ابوریہ اپنی کتاب میں اس حدیث کی شرح کرنے سے گریز کرتے ہوئے اس طرح لکھتے ہیں :

”یہ روایات مشکل ترین حدیثوں میں سے ہیں، جن کا سمجھنا بہت دشوار ہے، بلکہ اس کے واقعی مفہوم کو درک کرنا ہمارے امکان میں ہے ہی نہیں، لہذا ان حدیثوں کی تشریح کے بجائے ہ میں اپنا گرانقدر وقت اور اپنی قیمتی عمر دوسرے مفید علمی مطالب میں صرف کر نی چاہیئے۔“ [9]

جی ہاں! جو احادیث ان کے عقیدہ کے خلاف ہوتی ہیں، وہ ان کے نزدیک قابل بحث و تمحیث اور لائق تشریح و توضیح نہیں ہوا کرتیں!! ان کا واقعی مفہوم درک (ہضم) کرنا ان کے بس میں نہیں ہوتا!! حقائق بیان کرنے سے یونہی جان چرائی جاتی ہے، اللہ بجائے ایسے ناحق شناسوں سے۔

حوالہ جات

- [1] صحیح بخاری ج ۹، کتاب الاحکام، باب (۵۲) ”استخلاف“ حدیث ۶۷۹۶۔ صحیح مسلم ج ۶، کتاب الامارۃ، باب (۱۱) ”الناس تبع القریش و الخلافة فی قریش“ حدیث ۱۸۲۱۔
- [2] صحیح مسلم ج ۶، کتاب الامارہ، باب حدیث ۱۸۲۱۔ (کتاب الامارۃ کی حدیث نمبر ۹)۔
- [3] صحیح مسلم جلد ۸، کتاب الفتن، باب ”لاتقوم الساعة حتی یمر الرجل...“ حدیث ۲۹۱۳، ۲۹۱۴۔
- [4] صحیح مسلم جلد ۸، کتاب الفتن، باب ”لاتقوم الساعة حتی یمر الرجل...“ حدیث ۲۹۱۳، ۲۹۱۴۔
- [5] صحیح بخاری جلد ۴، کتاب الانبیاء، باب ”نزول عیسیٰ ابن مریم“ حدیث ۳۲۶۵۔
- [6] فتح الباری شرحا لبخاری ج ۷، کتاب الانبیاء باب قوله تعالیٰ : واذکر فی الکتاب مریم ... ص ۳۰۵۔
- [7] عمدة القاری جلد ۱۶، کتاب الانبیاء باب قوله تعالیٰ : واذکر فی الکتاب مریم

- [8] الا صابة جلد٤، عيسى المسيح بن مريم الصديقة بنت عمران ، ص٦٣٨.
- [9] اضواء على السنة المحمديه ، مصنفه، شيخ محمود ابوريه.